السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض علمائے کرام کہتے ہیں کہ شیر خواری کی عمر میں بچہ ایک بھی دفعہ دودھ پی لے تو رضاعت ثابت ہوجاتی ہے، ان کا استدلال درج ذیل روایات ہیں:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو برس کی عمر میں بچہ اگر ایک دفعہ بھی دودھ پی لے تو رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔

ابراہیم بن عقبہ نے سعید بن المسیب سے رضاعت کا حکم پوچھا تو سعید رحمہ اللہ نے کہا: جو رضاعت دو برس کے اندر ہو اس سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے چاہے ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ ابراہیم نے کہا پھر میں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا، انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔ یہ روایات موطا امام مالک رحمہ اللہ سے منقول ہیں، ان کی اسانید اور صحت کے بارے میں تفصیل سے جواب ارسال کریں۔

جو لوگ پانچ دفعہ دودھ پینے کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے قرآن میں دس بار دودھ پینے کے بارے میں آیا تھا، بعد میں حکم منسوخ ہوکر پانچ دفعہ رہ گیا تھا، کم از کم پانچ دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔ (جبکہ قرآن میں یہ آیات ہیں)

کیا بلوغت کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد بھی رضاعت ثابت ہوجاتی ہے جو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل ابوحذیفہ کی بیوی جو بنی عامر بن لوی کی اولاد میں سے تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہ ہم سالم کو اپنا بچہ سمجھتے تھے، ہمارے گھر چلا آتا تھا، اب کیا کرنا چاہئے، دوسرا گھر بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کو پانچ بار دودھ پلادے وہ تیرا محرم ہوجائے گا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات اس کا انکار کرتی ہیں۔ (موطا امام مالک)

کیا یہ حکم سالم کے لئے خاص تھا یا کہ عام ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اثر ''ماکان فی الحولین وان کان مصۃ واحدۃ فھو یحرم'' موطا امام مالک ۶۰۷/۲ بترقیم فواد عبدالباقی پر ''عن ثور بن زید الدیلی عن ابن عباس بہ'' کی سند سے ہے۔ ثور بن زید کی ابن عباس سے روایت منقطع ہوتی ہے۔ تاہم یہی روایت السنن الکبریٰ للبیہقی ج۷ص ۴۶۲ پر ''عن عبدالعزیز بن محمد (الدراوردی) عن ثور بن زید عن عکرمہ عن ابن عباس'' کی سند سے متصلاً مروی ہے۔ بیہقی رحمہ اللہ نے کہا: ''ھذا ھو الصحیح موقوف'' یعنی یہ موقوف روایت (بلحاظ سند) صحیح ہے۔

سعید بن المسیب اور عروۃ بن زبیر کے اقوال (موطا ج ۲ ص ۶۰۴) کی سندیں بھی صحیح ہیں۔ ابن شہاب الزہری کا قول بھی صحیح وثابت ہے۔

''عشر رضعات'' (دس بار دودھ پینے) والی آیت قرآن میں کہیں بھی نہیں ہے۔ یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں ہی منسوخ التلاوۃ ہوگئی تھی۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی تحقیق میں رضاعت کبیر جائز ہے مگر اس کے لئے ''خمس رضعات'' (پانچ بار دودھ پینا) شرط ہے جبکہ ام سلمہ اور دوسری تمام ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجمہور امت کے نزدیک رضاعت کبیر جائز نہیں ہے۔ وہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ والی حدیث کو سالم کی تخصیص پر محمول کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

(دیکھئے صحیح مسلم (ج ۱ ص ۴۶۹ ح ۱۴۵۴)

موطا امام مالک (ج ۲ ص ۶۰۶) پر ایک صحیح السند روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رضاعت کبیر کے قائل نہیں تھے اور یہی جمہور کا مسلک ہے اور یہی راجح ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص195

محدث فتویٰ